“MM3A”

Mohammad Abdussalam Chatgami
Lecturer in Islamic Law & Hadis
Darul Uloom Moinul Islam
Hathazari, Chittagong,
Supervisor & Chief in Islamic Law
Darul Ifta Kahadamul Qoran was sonna
Chittagong, Bangladesh.
Mobile : 01819-640356

محمد عبد السلام چاٹگامی
استاذ كلية الفقه والحديث
دار العلوم معين الاسلام هاٹهزاری شيتاغونغ
ومشرف دار الافتاء خادم القرآن والسنة
شيتاغونغ، بنغلاديش، الجوال: ٠١٨١٩-٦٤٠٣٥٦

Date: 29/03/2020

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں:

سوال: (۱) کہ بعض علماء کیطرف سے یہ جو اعلان آیا ہے کہ مساجد میں پانچ وقتہ جماعتوں میں لوگ محدود تعداد میں مساجد میں آسکتے ہیں، یعنی ہر نماز میں تین سے پانچ تک کے افراد مسجد میں جماعت کریں گے باقی لوگ اپنے اپنے گھروں میں نماز ادا کریں گے، اسیطرح نماز جمعہ میں دس افراد تک آسکتے ہیں اس سے زیادہ نہیں بلکہ باقی لوگ اپنے اپنے گھروں میں نماز ظہر ادا کریں گے۔ یہ از روئے قرآن و سنت اور فقہ اسلامی کہاں تک ضروری ہے؟ جبکہ آجتک ہم تو سُن رہے ہیں کہ مسجد کے پڑوس والوں کیلئے بغیر عذر گھروں میں نماز ادا کرنے کی اجازت نہیں۔ اگر یہ بدون کسی عذر کے گھر میں نماز ادا کریں گے تو انکی نماز نہیں ہوگی انکو ترک جماعت کا گناہ ہوگا۔ اب آپ سے شرعی جواب مطلوب ہے۔

سوال: (۲) اور بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ مسجد میں جو لوگ نماز کیلئے آئیں گے وہ ایک ایک گز فاصلہ کر کے کھڑا ہونا چاہئے تاکہ بیماری کا اثر ایک کا دوسرے میں نہ جاوے۔

آپ از روئے قرآن و سنت کے بتلائے کہ اسطرح نمازیں ادا کرنے سے شریعت کی روے ہماری نمازیں درست ہوں گی یا نہیں۔ امید کہ قرآن و حدیث کے حوالے سے جواب کی ضرورت ہے۔

چند نمازی مسجد
راجہ خالی، چاٹگام، بنگلہ دیش۔

“MM3A”

الجواب باسمہ تعالی

جواب : (ا) صورت مسئلہ میں اللہ تعالی نے قرآن حکیم کے اندر فرمایا:

(الف) "حافظوا على الصلوات والصلاة الوسطى" (سورة بقرة ٢٣٨) "اے ایمان والو! تم لوگ نمازوں کی حفاظت کرو، اور خاص کر درمیانی نماز کی حفاظت کرنی ہے" اسی کی تشریح کرتے ہوئے نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے "من سمع النداء فلم يجب فلا صلوة له الا من عذر" وفى رواية عن ابى هريرة رضي الله عنه قال قال عليه الصلاة والسلام : لقد هممت ان آمر فتيتي ان يجمعوا حزم الحطب ثم آمر بالصلوة فتقام ثم احرق على اقوام لا يشهدون الصلاة۔ (ترمذى مع عرف الشذى، ج١، ص٥٢)

ترجمہ حدیث:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں نے ارادہ کیا کہ اپنے جوانوں کو حکم دوں کہ وہ لکڑیاں جمع کریں پھر میں نماز قائم کرنے کا حکم دوں اور جماعت شروع ہو جائے پھر جو لوگ مسجدوں میں جماعت کے ساتھ نماز کیلئے حاضر نہ ہوں انکے گھروں کو جلادوں۔

بعینہ یہی حدیث ابن مسعودؓ، ابو الدرداءؓ اور ابن عباسؓ وغیر ھم سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذیؒ نے فرمایا ہے یہ حدیث حسن اور صحیح ہے۔ امام ترمذیؒ نے فرمایا بے شمار صحابہ کرامؓ سے یہ روایت بھی ثابت ہے سب نے یہ فرمایا کہ جو لوگ بلا عذر آذان کے بعد جماعت میں حاضر نہیں ہوتے انکی نمازیں نہ ہوں گی۔

(ب) محدث کبیر و شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ اپنی تفسیر معارف القرآن میں لکھتے ہیں آیت "ومن اظلم ممن منع مساجد.... الخ" (سورة البقرة : ١١٤) اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہے، کہ جو اللہ کی مسجدوں کو اس بات سے روکتا ہے کہ انمیں اللہ کا نام لیا جائے خواہ دل سے، خواہ زبان سے، خواہ اعضاء اور جوارح سے اور فقط اس پر کفایت نہ کرے بلکہ کہتے ویران اور برباد کرنے کی کوشش کرے۔ مساجد کی بے حرمتی کرنا اور انکو منہدم کرنا یہ مساجد کی ظاہری تخریب ہے۔ اور عبادت اور ذکر اللہ اور نمازوں کی بندش کر دینا یہ مساجد کی معنوی اور خفیہ اور باطنی تخریب ہے۔ (معارف القرآن، ج١، ص٢٠٣)

"MM3A"

Date: 29/03/2020

مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندیؒ اپنی تفسیر معارف القرآن میں آیت "**ومن أظلم ممن منع مساجد الله أن يذكر فيها اسمه وسعى في خرابها.... الخ**" (سورة البقرة : ۱۱۴) کے تحت لکھتے ہیں تیسرا مسئلہ یہ معلوم ہوا کہ مسجد ویرانی کی جتنی بھی صورتیں ہے سب حرام ہے۔ اسمیں جسطرح کھلے طور پر مسجد کو منہدم اور ویران کرنا داخل ہے اسطرح ایسے اسبابؔ پیدا کرنا بھی داخل ہے جن کی وجہ سے مسجد ویران ہو جاوے۔ اور مسجد کی ویرانی یہ ہے کہ وہاں نماز کیلئے لوگ نہؔ آئیں یا کمؔ ہو جائیں۔ کیونکہ مسجد کی تعمیر و آبادی دراصل در و دیوار یا انکے نقش و نگاہ نہیں ہے، بلکہ ان میں اللہ کا ذکر کرنے والوں سے ذکر وتلاوت اور نماز سے آباد کرنا اور تعمیر کرنا مقصود ہے۔ اسلئے قرآن مجید میں ایک جگہ ارشاد ہے "**إنما يعمر مساجد الله من اٰمن بالله واليوم الاٰخر وأقام الصلاة واٰتى الزكاة ولم يخش إلا الله**" (سورہ توبہ ۱۸) یعنی اصل میں مسجد کے آبادی ان لوگوں سے ہے جو اللہ پر ایمان لائیں اور روز قیامت پر اور نماز قائم کریں زکوۃ ادا کریں اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرے۔

اسلئے حدیث شریف میں رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ قرب قیامت میں مسلمانوں کی مسجدیں بظاہر آباد اور مزیّن ہوں گی، مگر حقیقۃً ویران ہوں گی۔ انمیں حاضرین نماز کی تعداد کمؔ ہوں گی۔ یا اس کے اسبابؔ پیدا کیا جائیں گے۔ حضرت علیؓ کا ارشاد ہے کہ شرافت انسانی کے چھ کام ہے، انمیں تین چیزیں یہ ہیں وہ یہ کہ (۱) تلاوت قرآن (۲) اور مسجدوں کو آباد کرنا (۳) دوستوں کو جمعیت بنانا، جو اللہ کے دین کے کاموں میں مدد کریں۔ (تفسیر معارف القرآن، ج ۱، ص ۲۷۲)

مذکورہ بالا ہر دو تفاسیر میں جو باتیں بتائی گئیں انکا خلاصہ درج ذیل ہے:

(۱) مساجد اللہ کے گھر ہیں۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ ان میں اللہ کا ذکر کیا جائے قلبًا یا لسانًا یا اعضاء وجوارح سے، جیسے نمازؔ و تلاوؔت۔

(۲) مساجد کی آبادی و تعمیر ایمان اور شرافتِ انسانی کے تقاضے ہیں۔

(۳) مساجد میں زیادہ سے زیادہ نمازیوں کا آنا، اسمیں اللہ کا ذکر کرنا، تلاوت کرنا مسلمان اور ایمانداروں کے اعمال ہیں۔

(۴) اسکے برخلاف مسجدوں میں لوگوں کو آنے سے روکنا، عبادت اور نمازوں سے روکنا مساجد کی تخریب کاری ہے۔ جسکی مذمّت آیت میں بیان کی گئی ہے۔

“MM3A”

(۵) مسجدوں سے لوگوں کو روکنا جیسے علی العموم تخریب کاری ہے، اسطرح بعض افراد یا بعض تعداد کی تخصیص کر دینا یہ بھی تخریب کاری ہے۔ اور یہ سخت ظلم و زیادتی ہے۔

(٦) بعض لوگ مسجدوں میں نہ آنے اور منع کرنے کے جو اسباب بیان کرتے ہیں، شریعت نے ان کو نہ بیان کیا ہے نہ نصوص میں اسکا کچھ اشارہ ملتا ہے۔

(ج) قال تعالى : وإذ جعلنا البيت مثابة للناس وأمنا واتخذوا من مقام إبراهيم مصلى وعهدنا إلى إبراهيم وإسماعيل أن طهرا بيتي للطائفين والعاكفين والركع السجود (سورة البقرة :١٢٥) اور جب ہم نے ٹھرایا یہ گھر بیت اللہ کو اجتماع کی جگہ لوگوں کی اور لوگوں کے پناہ گاہ اور کر رکھو مقام ابراھیم کو نماز کی جگہ۔ اور کہہ دیا ہم نے ابراھیم اور اسماعیل کو کہ پاک رکھو گھر میرا واسطے طواف کرنے والوں کے اور اعتکاف کرنے والوں کے اور رکوع و سجدہ کرنے والوں کے۔ (موضح القرآن، شاہ عبد القادر دھلویؒ، ص ۲۴)

تفسیر عثمانی میں ہے:

اور جب مقرر کیا ہم نے خانۂ کعبہ کہ اجتماع کی جگہ لوگوں کے واسطے اور امن کی جگہ کیونکہ ہر سال لوگ حج و عمرہ کے لئے لوگ جمع ہوتے ہیں۔ وہاں پر طواف کرتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں، وہاں پر لوگوں کا بہت مجمع ہوتا ہے۔ جو لوگ حج و عمرہ ادا کرتے ہیں پھر وہ عذاب سے مامون ہو جاتے ہیں اور لوگوں کی زیادتی سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔ اور حج میں اور عمرہ میں تم لوگ مقام ابراہیم کی جگہ نماز پڑھو۔ اور ہم ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام کو کہہ دیا کہ بیت اللہ کو طواف کرنے والوں اور رکوع کرنے والے اور سجدہ کرنے والوں کے لئے صاف سُترہ رکھا جائے۔

قرآن کی آیت سے معلوم ہوتا ہے خانۂ کعبہ اور دنیا کی ساری مساجد اجتماع کی جگہ ہے۔ خانۂ کعبہ میں طواف کرتے ہیں، نماز ادا کرتے ہیں، اللہ کے ذکر کرتے ہیں، دوسری مساجد میں نماز باجماعت ادا کرتے ہیں، نماز جمعہ ادا کرتے ہیں۔ اللہ کا ذکر اور تلاوت کرتے ہیں۔

“MM3A”

Mohammad Abdussalam Chatgami
Lecturer in Islamic Law & Hadis
Darul Uloom Moinul Islam
Hathazari, Chittagong,
Supervisor & Chief in Islamic Law
Darul Ifta Kahadamul Qoran was sonna
Chittagong, Bangladesh.
Mobile : 01819-640356

محمد عبد السلام چاٹگامی
استاذ كلية الفقه والحديث
دار العلوم معين الاسلام هاتهزارى شيتاغونغ
ومشرف دار الافتاء خادم القرآن والسنة
شيتاغونغ' بنغلاديش' الجوال: ٠١٨١٩-٦٤٠٣٥٦

Date: 29/03/2020

اللہ تعالی نے جس جگہ کو اجتماع گاہ بنا دیا ہے کون ظالم ہے کہ ان اجتماعات کو ختم کریں گے ! ان کو بند کر دیں گے، طواف اور نمازوں سے روک لیں گے۔ یہ دنیا کے سب سے بڑے ظالم لوگ ہو سکتے ہیں اور سب سے زیادہ مجرم لوگ بھی کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالی تمام مسلمانوں کو عقل اور دماغ سے کام لینے کی توفیق دے دیں۔ یہود و نصری اور تمام غیر اقوام کی باتوں میں آکر مساجد کو عبادتوں سے بند نہیں کرنا چاہئے۔ بلکہ ان کو تمام مسلمانوں کیلئے کھول دینا چاہئے۔ البتہ جن سے نقصان پہنچ سکتا ہے انکو روک دیا جائے۔

وعن مجاهد انه قال سئل ابن عباس رضی اللہ عنہ رجل يصوم النهار ويقوم الليل ولا يشهد الجمعة والجماعة فقال وهو فى النار۔ (ترمذی)

وعن مجاهد روى ومعنى الحديث انه من لا يشهد الجماعة والجمعة رغبة عنها۔

ترجمہ : جو لوگ بلا عذر پانچ وقتہ نماز جماعت میں اور جمعہ میں انکو ہلکا سمجھ کر اعراض کرتے ہوئے نہ آویں تو انکی نماز نہ ہوگی۔

وفى رواية عن النبى صلی اللہ علیہ وسلم من ترك الجمعة ثلث مرّاة تهاونًا طبع الله فى قلبه۔

ترجمہ : جس نے تین جمعہ تک مسجد میں حاضر نہیں آیا غفلت اور سستی کی بناء پر اللہ تعالی اس کے دل میں مھر لگا دیگا۔

غرض بلا عذر ترک جماعت نماز خمسہ اور ترک جمعہ پر بڑی وعیدیں آئی ہیں۔ البتہ جو لوگ مریض ہیں یا انکو خوف بیماری ہیں وہ اگر بوجہ خوف جماعت میں یا جمعہ میں حاضر نہ ہو سکے اُن پر کچھ گناہ نہ ہو گا۔ لیکن جن کے پاس کوئی عذر شرعی نہیں ہے صرف بد عقیدہ کی بناء پر پنج وقتہ نماز کی جماعت میں حاضر نہیں ہوتے وہ تو سخت گناہگار ہوں گے۔ ا بدعقیدہ کی بناء پر ۲۔ اور دوسرے ترک جماعت اور ترک جمعہ پر۔

واضح رہے کہ : بد عقیدہ کا معنی یہ ہے کہ حدیث شریف میں ہے، نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے **لا عدوى ولا صفر ولا هامة ولا طيرة فى الاسلام۔** نبی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اسلامی عقیدہ میں بیماریوں کی تعدّی کا عقیدہ نہیں ہے۔ یعنی ایک کی بیماری دوسرے میں منتقل ہونے کا عقیدہ اسلام میں درست نہیں۔ کیونکہ بیماریاں یہ سب اللہ کی مخلوق ہیں۔ اور اللہ کے حکموں کے تابع ہیں۔ خواہ یہ انسانوں کی بیماریاں ہوں یا جانوروں کی بیماریاں۔ بلکہ اللہ تعالی کا نظام ہے کہ اللہ تعالی کا حکم جہاں اور جسپر بیماری کی جانے کا حکم ہو گا وہیں پر جائیگی، دوسرے پر نہ جائیگی۔ اور یہ بیماریاں اگر آزاد ہیں جہاں چاہیں جائیں تو ہر آدمی کی پاس جا سکتی ہے، مگر ایسا نہیں ہو گا۔

“MM3A”

Date: 29/03/2020

لہذا کرونا وائرس جہاں جس علاقہ میں پھیلی ہے اگر سب کی پاس جائے تو سارے لوگ ہلاک ہو جاتے۔ مگر کسی پر اسکا حملہ ہوتا ہے، وہ متاثر ہوتا ہے دوسرا پر نہیں ہوتا۔ تو جب ایسا نہیں ہے بلکہ بیماریاں اللہ تعالی کے حکموں کے تابع ہوتی ہے ہر کسی کے پاس وہ نہیں جاتی، نہ جا سکتی۔ بلکہ جس پر جانے کا حکم اللہ کی طرف سے ہوگا اُس پر جائیگی۔ تو ایسی بیماری کے خطرہ اور خوف سے بھاگتے ہوئے مسجد میں اور نماز کی جماعت، نماز جمعہ کی جماعت میں نہ حاضر ہونا کوئی عذر نہیں ہے۔ خصوصًا اس وجہ سے کہ دنیا کی ساری مساجد اللہ تعالی کے گھر ہیں، وہ رحمتوں، برکتوں، امن وسکون اور ثواب عظیم کی جگے ہیں۔ سو وہاں پر نمازیں ادا کرنے سے اللہ راضی اور خوش ہوتا ہے۔ اور مساجد میں نہ جانے سے اور جماعت ترک کرنے سے وہ ناراض ہوتا ہے۔ تو اللہ تعالی کے گھر میں اگر بیماری آجائیگی اللہ کے حکم کے تحت آئیگی یا حکم کے بغیر!

تو اللہ تعالی نے بندوں کو نماز با جماعت کیلئے حکم دیکر رحمتوں اور برکتوں اور اجر عظیم کے حصول کیلئے بلایا ہے۔ تو انہیں عذاب کیوں دینگے جبکہ یہ بیماریاں نافرمانوں اور مشرکین کیلئے عذاب بن کر آتی ہیں، ایمانداروں کیلئے آئے گی تو رحمت بن کر آئے گی۔ نیز یہ بیماریاں اگر اپنی اختیار سے جہاں جانا چاہے جا سکتی ہے وہ خدا کے مخلوق نہیں ہے، اسکی کوئی دلیل نہیں ہے۔ بلکہ دلیل اسکے خلاف ہے۔ کیونکہ قرآن وحدیث کی نصوص اس پر دال ہیں کہ تمام بیماریاں اللہ کی مخلوق ہیں اور ان حکموں کے تابع ہیں، کسی کی پاس جائے گی تو اللہ کے حکم سے جائے گی۔ مساجد میں بیماریاں آجانے کوئی دلیل یا نص قرآن وحدیث میں نہیں ہے۔ اگر کسی کو شبہ یا شک ہے تو یقینی حالت کے مقابلہ میں شک اور وھم کا کچھ اعتبار شرع میں نہیں ہے۔ الیقین لا یزول بالشک۔ اور اس سلسلہ میں طبّی اور ڈاکٹری تحقیقات کا اعتبار تب ہوگا، جب شرع کے خلاف نہ ہو۔ اگر شرع کے خلاف ہوں گی، تو اس کو رد کر دیا جائے گا۔

جواب : (۲) کرونا وائرس کے خطرہ کی وجہ سے نمازوں کے صفوں کے درمیان ایک گز کا فاصلہ رکھنا چونکہ شرعی نصوص کے خلاف ہے اسلئے ایسے اصولوں کا شرعًا کچھ اعتبار نہیں ہے۔ نمازوں کے صفوف کے بارے میں شرعی اصول یہ ہے کہ نمازوں کے صفوف اسطرح بنائی جائے، جسطرح ملائکہ اپنی عبادات میں تسبیحات میں صف بندی کرتے ہیں۔ نبی علیہ الصلاۃ والسلام نے اسکی تشریح یوں فرمائی ہے کہ ملائکہ جب اللہ تعالی کی عبادات اور تسبیحات ادا کرتے ہیں تو ملکر صفیں بناتے ہیں اور درمیان میں کچھ خلل نہیں رہتا۔ نبی علیہ الصلاۃ والسلام نے امت کو تعلیم دی ہے کہ تم بھی جب اللہ کی عبادات نماز ادا کرو تو کندھے کو کندھے سے ملا کر کھڑے ہو جایا

کرو۔ اور درمیانِ صف میں ذرا بھی فاصلہ نہ رکھو۔ کیونکہ ایسے موقع پر شیطان بیچ میں آجاتا ہے۔ اور اس خلا کو پُر کرتا ہے۔ جبکہ اللہ تعالی کو یہ پسند نہیں ہے کہ تمہاری عبادت کے ساتھ شیطان شامل ہو جائے۔ اسکی دلیل یہ ہے:

عن جابر بن سمرة بن جندب قال، قال رسول الله ﷺ الا تصفّون كما تصفّ الملآئكة عند ربهم قلنا كيف تصفّ الملآئكة عند ربهم قال يتمّون الصّفّ المتقدّمة ثم يصف الثانى ويتراصّون فى الصفّ اى بضمّ بعضهم ما بعض۔

ترجمۂ حدیث :

سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آپ لوگ عبادت نماز کی صفیں اسطرح بناؤ جسطرح فرشتے اپنے رب کی عبادت کی صفیں بناتے ہیں۔ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا، ملائکہ اپنے رب کی عبادت کے وقت صفیں کسطرح بناتے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ اسطرح کھڑے ہوتے کہ پہلی صف کو مکمل کرنے کے بعد دوسری صف بناتے ہیں اور ہر صف کو مکمل اور پوری کرتے ہیں۔ اسکے بیچ میں کوئی فاصلہ اور خالی جگہ نہیں چھوڑتے۔ پھر دوسری اور تیسری صف کو پوری کرتے ہیں۔ پھر چوتھی صف کو بھی پوری کرتے ہیں۔ کسی جگہ خالی نہیں چھوڑتے۔ لہذا تم بھی اپنے صفوں کو بناؤ اور ہر صف کو مکمل کرو۔ پھر دوسری صف بناؤ، کسی صف کے درمیان بالکل خالی جگہ مت چھوڑو۔ کیونکہ جب خالی چھوڑو گے اسمیں تمہارے ساتھ شیطان گھنس جائے گا۔ اور تمہارے نماز میں وہ خرابی اور نقصان پہنچائے گا۔

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ تم لوگ صفوں کو ملا ملا کر ترتیب دو، درمیان میں فاصلہ نہ چھوڑو۔ کندھا سے کندھا کو ملا کر کھڑے ہوں۔ پھر آپ نے فرمایا، کہ قسم ہے اس ذات کی، جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں دیکھتا ہوں کہ تم جب صفوں کے درمیان فاصلہ چھوڑتے ہو تو شیطان بیچ میں بکری کے بچہ کی طرح گھنس جاتا ہے۔ (ترمذی شریف مع عرف الشذی، ص۵۷)

وعن ابن عمر ؓ قال، قال رسول الله ﷺ رصّوا الصفوف من وصلهٗ وصله اللّٰه وقال من قطعه اللّٰه ولا تذرفوا فرجات للشيطان۔ (ترمذی شريف)

“MM3A”

Mohammad Abdussalam Chatgami
Lecturer in Islamic Law & Hadis
Darul Uloom Moinul Islam
Hathazari, Chittagong,
Supervisor & Chief in Islamic Law
Darul Ifta Kahadamul Qoran was sonna
Chittagong, Bangladesh.
Mobile : 01819-640356

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد عبد السلام چاٹگامی
استاذ کلیۃ الفقہ والحدیث
دار العلوم معین الاسلام ھاٹہزاری شیتاغونغ
ومشرف دار الافتاء خادم القرآن والسنۃ
شیتاغونغ، بنغلادیش، الجوال: ٠١٨١٩-٦٤٠٣٥٦

Date: 29/03/2020

ترجمہ : رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم لوگ نمازوں کے صفوں کو مل مل کر بناؤ، جس نے صف کو ملانے کیلئے فاصلہ کو بند کر دیا، اللہ اسکو اپنے ساتھ ملائے گا۔ اور جس نے صفوف کے درمیان فصل کیا ہے تو اس کو اپنے سے جدا کر دیگا۔ تم لوگ شیطان کے واسطے صفوں میں خالی جگہ مت چھوڑو۔

ہمارے سرکاری لوگوں کا عقیدہ ہے کہ یہاں پر صفوں میں وصل کرنے سے بیماری آئے گی۔ حالانکہ مساجد بیماری کی جگہ نہیں بلکہ اللہ کی رحمتوں برکتوں اور امن وسکون اور بیشمار اجر وثواب کی جگہے ہیں۔ لہذا ایسے اصولوں پر عمل جائز نہیں، خلاف شرع خلاف سنت ہے۔ اگر طبّی لحاظ سے ڈاکٹروں نے بتلایا ہے اسطرح جمع ہونے سے بیماری آسکتی ہے، تو انکی طبّی اور انسانی تحقیق ہے، قرآن وحدیث کے مقابلہ میں ان طبّی اور انسانی تحقیقات کا کچھ اعتبار نہیں ہے۔ انکی تحقیق عقل نارسا کی تحقیق ہے، جو وہم اور شک کے درجہ میں ہے۔ لیکن قرآن وحدیث کی خبریں وحیٔ آسمانی کی بنیاد پر ہیں۔ ان میں غلطی کا امکان نہیں ہے۔ لہذا کسی وہم اور شک کی بناء پر قرآن وحدیث کی یقینی خبروں کو نہ چھوڑ جائے گا۔ ہمیں دین کو دینی چشمہ سے دیکھنا چاہئے۔ جانوروں کے سوچ اور سمجھ سے دین کو سمجھنا ممکن نہیں ہو گا۔

لہ
محمد عبد السلام عفا اللہ
۲۹ مارچ ۲۰۲۰ء

مفتی محمد عبد السلام الچاٹگامی عفا اللہ عنہ
[illegible]